WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ماہنامہ تجلی دیوبند

میں اس اشاعت کو اپنے محترم چچا علامہ شبیر احمد عثمانی کی اُس جرأت مبارک کی طرف منسوب کرتا ہوں جس نے تلواروں کی چھاؤں اور گولیوں کی بوچھار میں بھی کلمۃ الحق سے منہ نہیں موڑا۔ (عامر عثمانی)

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے
عام سالانہ قیمت پانچ روپے، اس پرچہ کی قیمت ۸ر

شمارہ ۲ | بابت ماہ اپریل ۱۹۵۶ء | جلد ۷

۱ آغاز سخن ........ عامر عثمانی ۲
۲ منظومات ........ مختلف شعراء ۶۲
۳ انمول اکسیر ........ جناب حافظ عبدالسمیع صاحب ۶۳
۴ مسجد سے میخانے تک ........ ملا ابن العرب مکی ۶۵

**اشد ضروری**

اگر اس دائرے میں ○ سرخ نشان ہے تو سمجھیے کہ اس پرچہ پر آپ کی خریداری ختم ہے، یا تو آپ منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا وی۔ پی کی اجازت دیں یا اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اطلاع دیں، خاموشی کی صورت میں، اگلا پرچہ وی۔ پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

**پاکستانی خریدار**

اپنا چندہ ہمارے پاکستانی پتہ پر (جو اسی صفحے پر چھپا ہوا ہے) بھیج کر رسید منی آرڈر ہمیں بھیج دیں، کیونکہ ہند و پاک کے درمیان وی۔ پی کی آمد و رفت بند ہے۔

منیجر

ترسیل زر اور خط و کتابت
دفتر تجلی دیوبند ضلع سہارنپور

ترتیب دینے والے

پاکستان کا پتہ :- جناب رشید [illegible]

خلاف کوئی زبان کھولتا ہے تو اسے ہم دشمن اور الزام تراش اور شریر ٹھیراتے ہیں۔ حالانکہ بسا اوقات زبان کھولنے والا سچی بات کہتا ہوتا ہے۔

ایسا ہی ہم زیرِ بحث قضیہ میں دیکھ رہے ہیں۔ علمائے دیوبند کا طرزِ مخالفت بلاریب و شک یہ واضح کر رہا ہے کہ اصلاح پسند، صاحبِ علم و فضل، حق نواز اور عادل و عاقل ہونے کے باوجود ان حضرات کے خلوص پر نفرت و عداوت غالب آگئی ہے۔ یہ جماعتِ اسلامی کے حق میں ہدایت و اصلاح کا وہ طرز اختیار نہیں کر رہے جو ہادیِ برحق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین کے حق میں اختیار فرمایا تھا۔ بلکہ وہ طرز اختیار کر رہے ہیں جو ایک نفرت کرنے والا معاند عام اختیار کرتا ہے۔

اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا واقعی جماعتِ اسلامی اس لائق ہے کہ اس کا زن بچہ کولھو میں پیل دیا جائے۔ کیا اس کے نظریات و عقائد میں حقیقۃً ایسی بنیادی خرابیاں پائی جاتی ہیں کہ صلح و مفاہمت کے عوض اس پر بمباری ہی لازم و ضروری ٹھیرے؟

ان سوالات پر یہاں ہمیں بحث نہیں کرنی۔ ہمیں صرف یہ کہنا ہے کہ نفرت و عناد اور مخاصمت کے اگر واقعۃً کچھ اسباب موجود ہیں تو ان میں سب سے قوی سبب وہ مبالغہ پسند اور جذباتِ خود محبت و عقیدت ہے جو عام مسلمانوں کی اکثریت کو صوفیا و اولیا سے ہے اور جس کی نفسیات اجمالاً ہم ابھی بیان کر آئے ہیں۔

قصہ یہاں سے شروع ہوا کہ مولانا مودودی نے اپنے مخصوص فریضۂ اصلاح و دعوت کے تحت بعض اولیا و اتقیاء پر کچھ اس طرح کی تنقیدیں کیں جو اگرچہ سنجیدہ علمی انداز کی تھیں لیکن جن کا انداز مانوس طرزِ ادب اور مروجہ طریقِ احترام سے ہٹا ہوا تھا۔ ان سے علماء کے جذبات و خیالات کو ٹھیس لگی اور محبت و نفرت کی نفسیات نے اپنا کام شروع کر دیا۔ محبت نے تو یہ اثر دکھلایا کہ تمام محبوب اسلاف کے اقوال و اعمال کا ہر ہر گوشہ ناقابلِ بحث سو فی صدی برحق تنقید سے بالاتر کامل و اکمل نظر آنے لگا۔ اور نفرت نے یہ اثر دکھلایا کہ مولانا مودودی ایک مخلص نقاد کے عوض جس سے غلطی بھی ہو سکتی ہے فتنہ پرداز مخالف، دشمنِ اولیاء، معاند اور گستاخ و بے ادب نظر آنے لگے جس کی ہر بات قابلِ نفرت جس کو

ع منہ چڑانا جس کا

اداؤں پر نظر ٹھیری۔ یہ دعویٰ ہمیں نہیں کہ مولانا مودودی نے تصوف یا صوفیا پر جو کلام کیا ہے وہ حرف گیری سے بالاتر ہے۔ یا جس طرز کو انھوں نے اختیار کیا ہے وہ علماء کے قیاس کردہ اثرات و نتائج سے بالکل خالی ہے۔ نہ ہم اس کے مدعی ہیں کہ مولانا مودودی کے اجتہادات و قیاسات بے خطا اور اٹل ہیں۔ اور یہ بات بھی نہیں کہ جماعتِ اسلامی کے بعض اونچے ذمہ داروں نے صوفیا کے اشغال و وظائف اور مرشدین کے طرقِ ارشاد و بیعت پر جو تنقیدیں کی ہیں وہ ہر پہلو حق بجانب ہیں اور ان کا طرزِ بیان قطعاً قابلِ اعتراض نہیں ہے لیکن یہاں [illegible] نفرت و محبت کے وہ گونہ تاثرات میں ہمارے علمائے کرام اور ان کے ہمنواؤں نے بہت سی ایسی چیزیں بھی جماعتِ اسلامی اور مولانا مودودی کی طرف منسوب کرنی شروع کر دیں جو بے بنیاد تھیں، افترا تھیں، الزام محض تھیں۔ ان کے اثبات کے لئے عبارتوں کے تراشے لائے گئے اور ریت پر عمارتیں اٹھائی گئیں۔ تکفیر و تذلیل کی گئی اور فتوے نکالے گئے۔ کیچڑ اچھالی گئی اور نعرے کسے گئے۔

اخلاص کا جنازہ نکالنے والی نفرت و عداوت کی نشاندہی کے لئے تقریر و تحریر کی دسیوں شہادتیں عوام کے سامنے آچکی ہیں۔ لیکن صرف نشاندہی نہیں بلکہ اس نفرت و عداوت کا ڈھنڈورہ بھی اس فتوے نے پیٹ دیا جس میں قاسم العلوم والخیرات حضرت الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو خود مفتیانِ دارالعلوم دیوبند نے نہ صرف اہلسنت والجماعت سے خارج کر دیا، بلکہ نعوذ باللہ من ذلک کافر ٹھیرا دیا!

کیوں؟ صرف اس لئے کہ مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو وہ جماعتِ اسلامی کے کسی فرد کی عبارت سمجھے اور جماعتِ اسلامی کو کسی فرد پر کیچڑ اچھالنے اور بمباری کرنے میں انھیں جو لطف حاصل ہوتا ہے اسے ایک نفرت کرنے والا قلب ہی محسوس کر سکتا ہے۔ حقیقت میں اگر مفتیانِ کرام کے دل و دماغ پر عناد و نفرت کا پورا تسلط نہ ہوتا تو پہلی ہی نظر میں وہ سمجھ لیتے کہ یہ عبارت جس پر کفر کا فتوے لگائے ہیں۔ جماعتِ اسلامی کے کسی فرد کی ہو ہی نہیں سکتی کیوں کہ اس کا انداز بیان اور اسلوب ہدایت اب سے کافی پہلے زمانے کا حامل ہے لیکن جس طرح غصہ نفرت، جوش میں آتا

کسی انسان پر طاری ہو جائے تو عقل و ہوش، احساس و وجدان اور بصیرت و بصارت سب مسلوب و ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی ہیں جن کا ارتکاب وہ عام حالت میں ہرگز نہ کرتا۔ اسی طرح مفتیان کرام کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی بغض و عناد کی گھٹا نے ان کی ساری علمیت اور بصیرت و دانائی کو مسلوب کر کے یہ وسوسہ ڈال رکھا ہو کہ ہو نہ ہو یہ جماعت اسلامی کے کسی فرد کی خامہ فرسائی ہے۔ جب یہ وسوسہ پیدا ہو گیا تو کارگاہ عناد میں فتوئ کفر کے ڈھلتے میں کیا دیر لگتی تھی۔

تفصیل اس اجمال کی سہ روزہ "دعوت" دہلی کی [illegible] مارچ [illegible] کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔ کسی نے حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی چند سطریں ان کی کتاب "تصفیۃ العقائد" سے نقل کر کے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے؟

خدا جانے کونسی نحوست گھڑی تھی کہ ان جلیل و فہیم مفتیوں کے دماغ میں جن کے ہزاروں فتوے ملک کے کونے کونے کو علم دین کی روشنی پہنچاتے رہے ہیں۔ اور جن کے علم و فضل کی قسمیں تک کھائی گئی ہیں۔ یہ بات آگئی کہ ہو نہ ہو یہ عبارت مودودی کی یا اسکے کسی چیلے کی ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مندرجہ ذیل فتویٰ صادر فرمایا:۔

فتویٰ نمبر [illegible]۔ الجواب۔

"انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم سید احمد علی سعید۔ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ

مہر دارالافتاء فی دیوبند۔ الہند

گیا ہے کہ فخر الاماثل محترم و معظم جناب مولانا محمد طیب صاحب نے بھی مضمون لکھ کر اشاعت کے لئے اخبارات کو بھیجا ہے۔ یہ ابھی تک ہماری نظروں سے نہیں گذرا۔ بے شک مذکورہ فتوے سے حضرت العلام مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دامن صافی پر جو سیاہی عمداً یا افسوس ناک طور پر ڈالی گئی ہے اس کو دھونا صرف حضرت موصوف کا فرض ہے۔ بلکہ ہر اس شخص کا فرض ہے جو حضرت مولانا قاسم کی فضیلت و عظمت سے باخبر ہو۔ اور جو بدنامی اس فتوے سے دارالعلوم جیسے معزز ادارے کی ہوئی ہے اسکی مناسب تلافی کرنے کے لئے حضرت مہتمم صاحب سے زیادہ موزوں اور بہتر کون ہو سکتا ہے؟

تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت مہتمم صاحب قبلہ صرف یہی تو کر سکتے ہیں کہ فتویٰ مذکور کی غلطی اور حضرت مولانا قاسم کی عبارت کی صحت و صداقت کو بیش از بیش دلائل سے واضح فرما دیں۔ لیکن یہ چیز فی الحقیقت مناسب تلافی نہیں کر سکتی کیونکہ حضرت مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاکم بدہن کافر و گمراہ ہونا تو کجا معمولی غلط نویس ہونا بھی نہ تو اس شخص کے نزدیک درست ہے جس نے اپنے مضمون میں مذکورہ فتوے کو نقل کیا ہے نہ ہم ایک سنی کو بھی یہ تصور کر سکتے ہیں کہ حضرت مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ایسی بات نکل سکتی ہے جو قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہو۔ مضمون نگار کا اور ہمارا بالیقین یہی خیال اور فیصلہ ہے کہ غلطی فتوے دینے والوں کی ہے۔ اور غلطی کے پیچھے علمی نہیں عصبیت کار فرما ہے۔ تب مولانا قاسم صاحب کی عبارت کی توثیق و تصویب تحصیل حاصل سے زیادہ کچھ نہیں۔ بلکہ اس سے یہ حقیقت اور بھی زیادہ ثابت و صادق ہو جائے گی کہ زاویۂ نظر اور نیت اگر صالح نہ ہو تو صحیح سے صحیح تر چیز بھی غلط سے غلط تر نظر آ سکتی ہے۔ نیز یہی مفتی ہیں جن کے قلم سے مودودی اور جماعت اسلامی کے بارے میں مخالفانہ فتووں کا صدور ہوتا رہا ہے۔ لہٰذا جتنی جتنی مولانا قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی تصویب و تصدیق کی جائے گی اتنی ہی اتنی یہ بات مسلم اور محقق ہوتی چلی جائے گی کہ عبارات کے تراشوں پر دیئے ہوئے سابقہ فتوے غلط در غلط تھے۔ جو شخص یا اشخاص سورج کو سیاہی کا گولہ سمجھ کر اکدم اس کے تاریک تر ہونیکا فتویٰ [illegible] روشن چیز کے [illegible] عادل نقد